علامہ اقبالؒ
(1877ء تا 1938ء)

فاطمہ بنت عبداللہ

عرب لڑکی جو (1912ء) کی طرابلس کی جنگ میں غازیوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی۔

تدریسی مقاصد

1- طلبہ کو شاعرِ مشرق کی شاعری کے بارے میں بتانا۔
2- طلبہ کو مختلف تراکیب کے استعمال سے آگاہ کرنا۔
3- طلبہ میں وطن سے محبت کا جذبہ بیدار کرنا۔
4- طلبہ کو دوسروں کے کام آنے کی ترغیب دینا۔
5- طلبہ کو ایک مثالی مسلمان لڑکی کے کردار سے روشناس کروانا۔
6- طلبہ کو علامہ اقبالؒ کے حالاتِ زندگی سے متعارف کروانا۔
7- طلبہ کو علامہ اقبالؒ کی لکھی ہوئی کتابوں سے واقفیت دلانا۔

شاعر کے حالاتِ زندگی

نام محمد اقبالؒ تخلص اقبالؒ، سیالکوٹ میں ایک کشمیری خاندان میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول دینی تھا۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم مکتب میں حاصل کی، جہاں انھوں نے قرآن مجید اور ابتدائی دینی کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں مشن ہائی سکول میں داخلہ لیا اور پھر مرے کالج سے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اسی دوران میں اپنے استاد شمس العلماء مولوی سید میر حسن سے خوب فیض اٹھایا۔ عربی اور فارسی کے علاوہ دینی ذوق بچپن سے موجود تھا۔ سیالکوٹ کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ اے فلسفہ کی ڈگری حاصل کی۔ یہاں پروفیسر آرنلڈ جیسا لائق اور شفیق استاد مل گیا، جن کی فلسفہ دانی کا بڑا شہرہ تھا۔ پروفیسر آرنلڈ نے اقبالؒ کی ذہانت سے متاثر ہو کر ان کی تربیت اور

www.downloadclassnotes.com

راہنمائی کی طرف خاص توجہ دی۔ اقبالؒ کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور پروفیسر بھی کام کرتے رہے لیکن ان کا اصل رجحان شعر و سخن کی طرف تھا۔

اقبال نے تین سال تک (1905ء تا 1908ء) یورپ میں قیام کیا۔ انگلستان سے بیرسٹری اور جرمنی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ سفر یورپ کے دوران میں اقبالؒ کو مغربی تہذیب کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ ایک طرف وہ مغربی افکار و نظریات سے آگاہ ہوئے اور دوسری طرف وہ مغربی تہذیب کے کھوکھلے پن سے بھی باخبر ہوئے اور اسلام کی صداقت و حقانیت پر ان کا ایمان و عقیدہ اور پختہ ہو گیا۔

وطن واپسی پر وکالت کا پیشہ اختیار کیا لیکن وہ اپنا زیادہ تر وقت قومی خدمات، شاعری اور علم و ادب میں صرف کرتے تھے۔ حکومت نے انھیں سر کا خطاب دیا۔ انھوں نے سیاست میں بھی حصہ لیا۔ تصور پاکستان پیش کیا اور قائداعظمؒ کے ساتھ مل کر کام کیا اور انھیں قیمتی مشورے دیے۔

علامہ اقبالؒ کی تصانیف میں بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، پیامِ مشرق، زبورِ عجم، جاوید نامہ، ارمغانِ حجاز، اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی، پس چہ باید کرد اے اقوامِ مشرق شامل ہیں۔

عشقِ رسول ﷺ، مقصدیت، شاعرانہ مصوری، ندرت، تشبیہات، اثر آفرینی، تغزل، نادر تراکیب، عشق و عقل، تصورِ مردِ مومن، سوز و گداز، تصورِ خودی، منفرد لب و لہجہ علامہ اقبالؒ کے کلام کی منفرد خصوصیات ہیں۔ 1938ء میں وفات پائی۔

مرکزی خیال

اس نظم کا مرکزی خیال جذبۂ حب الوطنی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے یہ نظم ایک عرب لڑکی کی زندگی کے بارے میں لکھی ہے جو ایک اعلیٰ کردار کی لڑکی تھی۔ لیبیا کے مسلمانوں نے اپنی آزادی کے لیے اٹلی کے خلاف جو جنگ لڑی یہ لڑکی اس جنگ میں غازیوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی پر مامور تھی۔ اپنے اس فرض کی انجام دہی میں اس نے شہادت کا رتبہ پایا اور تاریخ کے اوراق میں امر ہو گئی۔

خلاصہ

اے فاطمہ! تو مسلمان اُمت کی آبرو ہے۔ تیری ذات معصوم اور پاک ہے۔ اے صحرا کی حور! تو نے غازیانِ اسلام کو پانی پلانے کی سعادت حاصل کی۔ تیرا شوقِ شہادت اتنا قوی تھا کہ تو بغیر تلوار اور ڈھال کے میدانِ جنگ میں آ گئی۔ ہم سمجھتے تھے کہ مسلمان قوم اب راکھ کا ڈھیر بن چکی ہے۔ ہمیں کیا معلوم کہ اس راکھ میں ابھی تجھ جیسی چنگاری دبی ہوئی ہے۔ بتقاضائے بشریت ہمیں تیری موت کا دکھ ہے مگر خوشی بھی ہے کہ تو نے قوم کی آبرو بچا لی اور دلوں کو ایک ولولۂ تازہ عطا کیا۔ آنے والی نسلیں تیرے مجاہدانہ کردار سے سبق لیں گی۔ تیری شہادت نے مردہ قوم میں آزادی کی روح پھونک دی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آبرو	عزت	امت مرحوم	ایسی امت جس پر رحمت کی گئی ہو
ذرہ	کسی چیز کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ	مشتِ خاک	خاک کی مٹھی مٹھی بھر خاک
سعادت	نیک بختی، خوش نصیبی	حورِ صحرائی	صحرا میں پیدا ہونے والی پاک بی بی
غازیانِ دین	دین کی خاطر جہاد کرنے والے مجاہد	جہاد	اللہ کی راہ میں وطن یا دین کی حفاظت کے لیے لڑنا
بے	بغیر	سقائی	پانی پلانا

تیغ	تلوار	سپر	ڈھال
جسارت آفریں	جرأت پیدا کرنے والا	شوقِ شہادت	شہادت کا شوق
کلی	بغیر کھلا پھول	گلستاں	باغ
خزاں	پت جھڑ کا موسم	منظر	نظارہ
چنگاری	شرارہ، آگ کا پھول	خاکستر	راکھ
آہو	ہرن	پوشیدہ	چھپے ہوئے
خوابیدہ	سوئی ہوئی	گو	اگرچہ
شبنم افشاں	اوس ٹپکانے والی	نغمۂ عشرت	خوشی کا گیت
نالۂ ماتم	ماتمی فریاد	رقص	ناچ
خاک	مٹی	نشاط انگیز	خوشی بڑھنے والا
سوز	حرارت، گرمی	لبریز	بھرا ہوا
ہنگامہ	شور غل	تربت	قبر
آغوش	گود	قوم تازہ	نئی قوم
انجم	ستارے	ظہور	ظاہر ہونا، نمایاں ہونا
دیدۂ انساں	انسان کی آنکھ	نامحرم	ناواقف
موجِ نور	روشنی کی لہر	تابانی	چمک
کہن	پرانا	نو	نیا
کوکب	ستارہ	پرتو	عکس
تقدیر	قسمت	انداز	طریقہ

www.downloadclassnotes.com

اشعار کی تشریح

شعر نمبر:1 فاطمہ! تو آبروے اُمّتِ مرحوم ہے
ذرّہ ذرّہ تیری مشتِ خاک کا معصوم ہے

حلِ لغت

آبرو: عزت۔ اُمتِ مرحوم: وہ امت جس پر رحمت کی گئی ہو، بخشی ہوئی امت۔ ذرہ: نشان، کسی چیز کا چھوٹے سے چھوٹا حصّہ۔ مُشتِ خاک: مُٹھی بھر مٹی۔ معصوم: بے گناہ، بے قصور

مفہوم: اے فاطمہ! تو مسلمان اُمت کے لیے عزت اور فخر کا باعث ہے۔ تو نے اپنی جان کی قربانی دے کر اُمت کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔ تو ایک پاک دامن بچی ہے۔ تیرے وجود کا ایک ایک ذرہ معصوم ہے۔

تشریح: علامہ محمد اقبالؒ نے جس دور میں آنکھ کھولی وہ مسلمانوں کے لیے بڑی سختی کا دور تھا۔ مسلمان جذبۂ حُریت کو بھول چکے تھے۔ اُس وقت وہ انگریزوں کے غلام تھے۔ وہ اپنے تابناک ماضی کو فراموش کر چکے تھے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ اِن میں جذبۂ حُریت بیدار کیا جائے۔ علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے سے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ ان کی یہ نظم اسی پس منظر میں لکھی گئی ہے۔ اس نظم میں انھوں نے ایک تاریخی واقعہ کا سہارا لے کر مسلمانوں کے اندر جذبۂ حریت بیدار کرنے کی کوشش کی۔ یہ واقعہ طرابلس کی جنگ سے متعلق ہے جو لیبیا کے مسلمانوں نے اٹلی کے خلاف آزادی کے حصول کے لیے لڑی۔ اس جنگ میں فاطمہ نامی ایک معصوم بچی بھی شہید ہوئی جو میدانِ جنگ میں مجاہدین کو پانی پلاتی تھی۔ علامہ محمد اقبالؒ اس بچی سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے فاطمہ! تو مسلمان اُمت کے لیے عزت اور فخر کا

باعث ہے۔ تو نے جامِ شہادت نوش کر کے امتِ مسلمہ کی لاج رکھ لی۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم میں فاطمہ جیسی پاک دامن اور معصوم بچیاں موجود ہیں، جن کا جذبۂ جہاد قابلِ رشک ہے۔

شعر نمبر 2:
یہ سعادت حورِ صحرائی! تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقائی تری قسمت میں تھی

حل لغت

سعادت: نیک بختی، خوش نصیبی۔ حورِ صحرائی: صحرا میں پیدا ہونے والی پاکیزہ لڑکی۔ غازیانِ دین: دین کے لیے لڑنے والے مجاہد۔ سقائی: پانی پلانا

مفہوم: اے صحرا میں پیدا ہونے والی پاکیزہ لڑکی! یہ خوش نصیبی تیری قسمت میں لکھی تھی کہ تو دین کی خاطر جہاد کرنے والوں کو پانی پلائے۔

تشریح: علامہ محمد اقبالؒ، فاطمہ بنت عبداللہ کی روح سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے فاطمہ! تو ریگستان میں رہنے والی ایک پاک دامن لڑکی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھے ایک بڑی اہم ذمہ داری کے لیے چُن لیا۔ تو بہت خوش قسمت ہے کہ تیرے ذمے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو پانی پلانے کا فرض سونپا۔ کسی کو پانی پلانا ویسے ہی بڑی سعادت کی بات ہے۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ دس نیکیاں عطا کرتا ہے اور پھر ان مجاہدین کو پانی پلانا جو اللہ تعالیٰ کے دین اور وطن کی حفاظت کے لیے دوسروں سے جنگ لڑ رہے ہوں، ان کو پانی پلانا تو بہت زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔ تو انتہائی خوش قسمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم فریضے کی ادائیگی کے لیے تمہارا انتخاب کیا۔

شعر نمبر 3:
یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر
ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر

حل لغت

جہاد: دین یا ملک کی خاطر لڑنا۔ بے: بغیر۔ تیغ: تلوار۔ سپر: ڈھال۔
جسارت: جرأت، بہادری، دلیری۔ جسارت آفریں: جرأت پیدا کرنے والا۔
شوقِ شہادت: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا شوق

مفہوم: تو نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں بغیر تلوار اور ڈھال کے جہاد کیا۔ تمھارا شہید ہونے کا شوق کتنا زیادہ جرأت پیدا کرنے والا ہے۔

تشریح: فاطمہ بنت عبداللہ نے عملی طور پر لیبیا کی جنگِ آزادی میں حصہ لیا۔ شاعر کہتا ہے کہ اگرچہ تمھارے پاس نہ تو تلوار موجود تھی کہ تو دشمن پر وار کر سکے اور نہ ہی دشمن کا وار روکنے کے لیے اپنی پاس کوئی ڈھال رکھتی تھی لیکن اس کے باوجود تو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر مجاہدینِ اسلام کو پانی پلاتی اور ان کی پیاس بجھاتی تھی۔ تمھارا شوقِ شہادت کتنا زیادہ جرأت پیدا کرنے والا تھا۔ تمھیں دیکھ کر دوسروں میں بھی جذبۂ جہاد ابھرتا۔ تمھارے جذبات دیکھ کر دوسروں کو بھی میدانِ جنگ میں آنے کا شوق پیدا ہوتا۔ تیری شہادت دوسروں کے لیے ایک سبق ہے۔ تو نے دوسرے لوگوں کے لیے اپنی ذات میں ایک نمونہ پیش کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ہو تو اس کے لیے نہ کسی تلوار کی ضرورت ہے اور نہ کسی ڈھال کی بلکہ انسان کو صرف جذبۂ ایمانی سے سرشار ہونے کی ضرورت ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

شعر نمبر 4: یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

www.downloadclassnotes.com

حل لغت

کلی: بن کھلا پھول۔ گلستان: باغ۔ خزاں: پت جھڑ کا موسم۔ منظر: نظارہ۔ چنگاری: شرارہ، آگ کا پھول۔ خاکستر: راکھ

مفہوم: ایسی کلی بھی اس اجڑے ہوئے باغ میں تھی۔ اے اللہ! ایسا شرارہ بھی اپنی راکھ میں دبا ہوا تھا۔

تشریح: علامہ اقبالؒ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میں تو یہ سمجھا تھا کہ مسلمان قوم مکمل طور پر تباہی و بربادی سے دوچار ہو چکی ہے۔ جس طرح خزاں ہرے بھرے باغ کو اجاڑ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح امتِ مسلماں کا باغ خزاں رسیدہ ہو چکا ہے۔ اب یہاں خوش رنگ پھولوں کی بجائے نوک دار خار ہی اگتے ہیں۔ مجھے کیا پتا تھا کہ اس اجڑے ہوئے گلشن میں ابھی فاطمہ جیسی کلیاں موجود ہیں۔ جس طرح کوئی چیز جل جائے تو راکھ ہی باقی رہ جاتی ہے اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ اب اس راکھ سے کچھ حاصل نہیں ہو گا کہ اچانک کوئی چنگاری بھڑک کر اپنے وجود کا احساس دلاتی ہے۔ وہ ایک چنگاری امید کی کرن بن جاتی ہے کہ آگ ابھی بجھی نہیں بلکہ اس میں ابھی تپش باقی ہے۔ اسی طرح فاطمہ بھی اس اجڑے ہوئے گلستاں میں ایک کلی کی مانند ہے جو اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ یہ گلشن ابھی اجڑا نہیں ہے۔ اس میں نئے پودے جنم لے سکتے ہیں۔ اس میں پھر سے بہار آسکتی ہے۔

شعر نمبر:5 اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

حل لغت

صحرا: ریگستان۔ آہو: ہرن۔ پوشیدہ: چھپا ہوا۔ خوابیدہ: سوئی ہوئی۔

مفہوم: اپنے ریگستان میں ابھی بہت سے ہرن چھپے ہوئے ہیں اور برسے ہوئے بادل

میں کئی بجلیاں سوئی ہوئی ہیں۔

تشریح: علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ اے فاطمہ! تمھاری قربانی نے ہمارے اندر امید کا دیا روشن کر دیا ہے۔ ہمیں خوش آئند مستقبل کی جھلک نظر آ رہی ہے۔ ہم تو مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں گر چکے تھے تو نے ہمیں ایک نئی زندگی کی راہ دکھائی ہے۔ ہمیں اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ ابھی ہمارے اس ریگستان میں بہت سے ہرن چھپے ہوئے ہیں۔ ہرن اصل میں نخلستان میں رہتے ہیں۔ صحرا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہاں اقبالؒ کی مراد یہ ہے کہ ابھی ہمارے پاس جذبۂ عمل رکھنے والے بہت سے لوگ موجود ہیں۔ آسمان پر بادل گھرے ہوئے ہوں تو اس میں بجلی لہریں لیتی ہے لیکن جب موسلا دھار بارش ہو جائے اور بادل چھٹ جائیں تو بجلی نہیں چمکتی لیکن اقبالؒ کہتے ہیں کہ اگرچہ مسلمان عروج حاصل کر کے اب اپنا اقتدار کھو چکے ہیں، ان کا بادل برس چکا ہے مگر اب بھی اس برسے ہوئے بادلوں میں فاطمہ جیسی بہت سی بجلیاں چھپی ہوئی ہیں جو گم کردہ مسافر کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

شعر نمبر 6:
فاطمہ! گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے
نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے

حلِ لغت

گو: اگرچہ۔ شبنم: اوس۔ شبنم افشاں: اوس ٹپکانے والی۔ غم: دکھ، رنج۔ نغمہ: گیت، گانا۔ عشرت: خوشی۔ نالۂ ماتم: کسی کے مرنے پر آہ و بکا کرنا، ماتمی فریاد

مفہوم: فاطمہ! تیرے دکھ میں ہماری آنکھ سے آنسو بہ رہے ہیں لیکن ہماری اس آہ و بکا میں خوشی کے نغمے بھی شامل ہیں۔

www.downloadclassnotes.com

تشریح: شاعر فاطمہ کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ تمھاری اس شہادت پر اگرچہ میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ وہ آنسو ہیں جو ایک معصوم لڑکی کی شہادت پر خود بخود آنکھوں سے ابل آئے ہیں لیکن اس دکھ کے پیچھے ایک خوشی بھی ہے کہ تم نے اپنی جان دے کر اپنی قوم میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔ اپنے وطن کے نوجوانوں کو ایک نئی راہ دکھا دی ہے کہ اگر وطن کی حفاظت کے لیے جان بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ تمھاری شہادت نے دوسرے نوجوانوں کے دل میں بھی جذبۂ جہاد پیدا کر دیا ہے۔ ان کے اندر آزادی حاصل کرنے کے جو جذبات دم توڑ رہے تھے وہ پھر سے بیدار ہو رہے ہیں۔ تیرے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایک نہ ایک دن وہ آزادی حاصل کر ہی لیں گے۔

شعر نمبر:7 رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے
ذرّہ ذرّہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے

حلِ لغت

رقص: ناچ۔ خاک: مٹی۔ نشاط: خوشی۔ انگیز: بڑھانا۔ ذرہ: کسی چیز کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ۔ سوز: حرارت، گرمی، تپش۔ لبریز: بھرا ہوا

مفہوم: تیری قبر کی مٹی کے ذرے جب اڑتے ہیں تو یہ منظر کتنا پیارا لگتا ہے کہ اس مٹی کا ایک ایک ذرہ زندگی کی حرارت سے بھرا ہوا ہے۔

تشریح: شاعر فاطمہ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے فاطمہ! تیری شہادت ہمارے لیے آزادی کا پیغام لے کر آئی ہے۔ تمھارے وجود کا ایک ایک ذرہ ہم سے اس بات کا تقاضا کر رہا ہے کہ ہم غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے اپنی جانوں کی پروا نہ کریں۔ جب تیری قبر سے مٹی اٹھتی ہے تو اس کا ایک ایک ذرہ ہم

میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرتا ہے۔ تیری شہادت سے ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ آزادی سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ آزادی حاصل کرنے کے لیے اگر جان بھی چلی جائے تو آنے والی نسلیں اس قربانی کے ثمرات سے ضرور بہرہ ور ہوں گی۔

شعر نمبر 8:
ہے کوئی ہنگامہ تیری تربتِ خاموش میں
پل رہی ہے ایک قومِ تازہ اس آغوش میں

حل لغت

ہنگامہ: شور غل۔ تربت: قبر۔ قومِ تازہ: نئی قوم۔ آغوش: گود

مفہوم: تیری خاموش قبر میں ایک ہنگامہ چھپا ہوا ہے۔ تمھاری قبر ایک ایسی گود ہے جس میں ایک نئی قوم پرورش پا رہی ہے۔

تشریح: شاعر فاطمہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے فاطمہ! تو نے اپنی زندگی اپنی قوم کی آزادی کے لیے وقف کر دی۔ آزادی حاصل کرنے کے لیے تو نے اپنی جان دے دی۔ اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب تو اپنی قبر میں آرام سے سوئی ہوئی ہے۔ بظاہر تیری قبر چپ چاپ ہے لیکن اس کے اندر کوئی ہنگامہ چھپا ہوا ہے۔ زندگی میں تیرا عمل اور اب تمھاری روح ہماری راہنما بن کر ہمیں آزادی کا سبق دے رہی ہے۔ تمھاری ہستی مسلمان قوم کو نئے ولولوں سے متعارف کروا رہی ہے۔

شعر نمبر 9:
تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور

حل لغت

انجم: ستارہ۔ فضائے آسمان: آسمان کی وسعت۔ ظہور: ظاہر ہونا، نمایاں ہونا۔
دیدۂ انساں: انسانی آنکھ۔ نامحرم: اجنبی، ناواقف۔ موجِ نور: روشنی کی لہر

مفہوم: آسمان کی وسعتوں سے نئے ستارے ظاہر ہو رہے ہیں جن کی روشنی انسان آنکھ کے لیے اجنبی ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ تمھاری شہادت یقیناً انقلاب کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ آسمان پر تیری شہادت کے خوب چرچے ہیں۔ تمھاری دیکھا دیکھی قوم کے دوسرے لوگوں میں بھی آزادی حاصل کرنے کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ تمھیں دیکھ کر اور بھی بہت سے لوگ میدانِ عمل میں آ گئے ہیں۔ لوگ تمھیں نمونہ بنا کر تمھاری پیروی میں اپنی جانیں آزادی حاصل کرنے کے لیے قربان کر رہے ہیں۔ یہ لوگ جذبۂ عمل سے بھرپور ہیں۔ مسلمانوں کی ملی غیرت جاگ اٹھی ہے۔ اب وہ ہر حال میں آزادی حاصل کر کے رہیں گے۔

شعر نمبر:10 جن کی تابانی میں اندازِ کہن بھی، نَو بھی ہے
اور تیرے کوکبِ تقدیر کا پرتو بھی ہے

حل لغت

تابانی: چمک، روشنی۔ کہن: پرانا۔ انداز: طریقہ۔ نو: نیا۔ کوکب: روشن ستارہ۔ پرتو: عکس

مفہوم: ان ستاروں کی چمک دمک میں نیا اور پرانا دونوں طرح کا انداز پایا جاتا ہے اور تیری تقدیر کے روشن ستاروں کا عکس بھی ان میں شامل ہے۔

تشریح: نظم کا یہ شعر پچھلے شعر سے جڑا ہوا ہے۔ علامہ اقبالؒ کہتے ہیں کہ فاطمہ کی شہادت کی وجہ سے لوگوں میں جذبۂ حریت بیدار ہوا۔ فاطمہ نے ان بزرگ ہستیوں کی قربانیوں کی لاج رکھی جنھوں نے مسلمانوں کو غلامی کی زنجیروں سے رہائی دلانے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ فاطمہ ان کے نقشِ قدم پر چلی اور اب اس نے ایک انقلاب کی ابتدا کی۔ اس انقلاب سے مسلمان قوم اثر لے رہی ہے۔ مسلمان نوجوانوں کے جذبۂ جہاد میں وہ روشنی بھی شامل ہے جو فاطمہ نے آزادی کی شمع روشن کر کے چاروں طرف بکھیری ہے۔

www.downloadclassnotes.com

تبصرہ

علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی اس نظم میں ایک تاریخی واقعہ بیان کیا ہے۔ لیبیا کے مسلمان اٹلی سے اپنی آزادی کے لیے جنگ لڑ رہے تھے۔ ان کا جذبۂ جہاد سرد پڑ چکا تھا کہ ایک معصوم بچی فاطمہ بنت عبداللہ نے شہادت کا رتبہ حاصل کر کے نوجوانوں کو میدانِ عمل میں اتارا اور اس بات کا درس دیا کہ آزادی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور غلامی سے بڑھ کر کوئی لعنت نہیں۔

علامہ اقبالؒ نے بڑے عمدہ الفاظ اور تراکیب کا استعمال کرتے ہوئے نظم کو اثر آفریں بنایا ہے۔ نظم پڑھ کر بے اختیار فاطمہ کے جذبۂ جہاد کی تعریف کرنے کو دل چاہتا ہے۔

مشق

-1 مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) ''برسے ہوئے بادل'' سے کون مراد ہے؟

جواب: برسے ہوئے بادل سے مسلمان امت مراد ہے۔ علامہ اقبالؒ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان قوم ایک بادل کی طرح تھی جس میں ہر لحظہ بجلیاں کڑکتی رہتی تھیں۔ آج مسلمان برسے ہوئے بادل کی طرح ہیں، لیکن ان کی تہ میں وہی بجلیاں خوابیدہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سوئی ہوئی بجلیوں کو جذبۂ عمل کے لیے ابھارا جائے۔

(ب) شاعر نے نظم کے پہلے شعر میں مرحومہ کو کس طرح خراجِ تحسین پیش کیا ہے؟

جواب: شاعر نے فاطمہ بنت عبداللہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ تو مسلمان امت کی عزت اور آبرو ہے اور تیرے وجود کا ایک ایک ذرہ پاکیزہ ہے کیوں کہ تم نے اپنی جان قربان کر کے امت کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔

(ج) فاطمہ کو ''راکھ میں دبی ہوئی چنگاری'' کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: شاعر نے فاطمہ کو چنگاری سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ مسلمانوں کا جذبۂ حریت راکھ کا ڈھیر بن چکا تھا۔ ایسے میں فاطمہ نے اپنی جان قربان کر کے مسلمانوں کے سوئے ہوئے جذبے کو بیدار کیا۔ بالکل اسی طرح جیسے راکھ میں دبی ہوئی کوئی چنگاری دوبارہ آگ جلانے کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی طرح فاطمہ نے مسلم اُمہ میں آزادی کی نئی روح پھونک دی۔

(د) نظم میں ''تازہ انجم کے ظہور'' کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: تازہ انجم کے ظہور سے مراد یہ ہے کہ مسلمان قوم کے تازہ دم لوگ آزادی کی جنگ میں شریک ہو رہے ہیں۔

(ہ) آنکھ کی شبنم افشانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آنکھ کی شبنم افشانی سے مراد بہت زیادہ رونا ہے۔ شاعر نے آنسوؤں کو شبنم سے تشبیہ دی ہے۔ افشانی کا مطلب ٹپکانا ہے یوں شبنم افشانی کا مطلب ہے شبنم ٹپکانا مگر یہاں شاعر کی مراد بہت زیادہ آنسو ٹپکانے سے ہے۔

-2 نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

-3 متن کو ذہن میں رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

(الف) نظم ''فاطمہ بنت عبداللہ'' کس شاعر کی تخلیق ہے؟

(i) علامہ محمد اقبالؒ (ii) حفیظ جالندھری
(iii) ظفر علی خان (iv) احسان دانش

(ب) یہ نظم کس مجموعہ کلام سے لی گئی ہے؟

(i) بانگِ درا (ii) بالِ جبریل
(iii) ضربِ کلیم (iv) ارمغانِ حجاز

(ج) فاطمہ بوقتِ شہادت کس فرض کی ادائیگی میں مصروف تھی؟

www.downloadclassnotes.com

(i) پانی پلانے میں (ii) مرہم پٹی کرنے میں
(iii) مریضوں کی دیکھ بھال کرنے میں (iv) نماز پڑھنے میں

(د) شاعر نے فاطمہ کو حور کہا ہے:
(i) صحرائی (ii) ارضی
(iii) آسمانی (iv) جنت

(ہ) "اپنی خاکستر" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
(i) سرزمین طرابلس (ii) سرزمینِ پاک و ہند
(iii) امت مسلمہ (iv) سرزمین سیالکوٹ

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(i)	(ب)	(i)	(ج)	(i)	(د)	(i)
(ہ)	(iii)						

-4 درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:
سقائی، خاکستر، نشاط، جسارت، ذرہ، تربت، سپر
جواب: سَقَّائی، خَاکِسْتَرْ، نَشَاط، جَسَارَتْ، ذَرَّہ، تُرْبَتْ، سِپَرْ

-5 دیدۂ انساں سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
جواب: دیدۂ انسان سے مراد انسان کی دیکھنے والی آنکھ ہے۔ یہاں مراد ہے حقیقت کی تہ تک پہنچنے والی آنکھ۔

-6 نظم کا متن ذہن میں رکھ کر مصرعے مکمل کریں:
(الف) ذرہ ذرہ تیری ______ خاک کا معصوم ہے۔
(ب) یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے ______ و سپر
(ج) ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت ______!

www.downloadclassnotes.com

(د) رقص تیری خاک کا کتنا ______ ہے

(ہ) دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی ______ ۔

جواب: (الف) ذرہ ذرہ تیری مُشتِ خاک کا معصوم ہے۔

(ب) یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر

(ج) ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر!

(د) رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے

(ہ) دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور

-7 درج ذیل مرکبات کا مختصر مفہوم لکھیں:

مُشتِ خاک، بے تیغ و سپر، شبنم افشاں، نغمۂ عشرت، نالۂ ماتم، دیدۂ انساں

مرکبات	مفہوم
مشتِ خاک	مٹھی بھر مٹی، اللہ تعالیٰ نے چونکہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے اس لیے اس خاک کی مٹھی کہا جاتا ہے۔
بے تیغ و سپر	بغیر تلوار اور ڈھال کے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بغیر کسی قسم کا کوئی انتظام کیے۔ اپنی حفاظت سے بے خبر ہو کر۔
شبنم افشاں	اوس کو زیادہ کرنا۔ یہاں مراد ہے بہت زیادہ رونا۔
نغمۂ عشرت	خوشی کا گیت۔
نالۂ ماتم	کسی کے مرنے پر آہ و بکا کرنا، کسی مرنے والے کے لیے رونا پیٹنا۔
دیدۂ انساں	انسان کی آنکھ مراد ہے کسی بات کی تہ تک پہنچنے والی آنکھ۔

www.downloadclassnotes.com

8- متن کو ذہن میں رکھ کر کالم (الف) کا ربط کالم (ب) کے الفاظ سے کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
تیغ	خزاں
حور	خاموش
گلستاں	سپر
فضا	صحرائی
تربت	شہادت
شوق	آسماں

جواب:

کالم (الف)	کالم (ب)
تیغ	سپر
حور	صحرائی
گلستاں	خزاں
فضا	آسماں
تربت	خاموش
شوق	شہادت

سرگرمیاں

1- بانگِ درا میں بلال کے عنوان سے دو نظمیں ہیں، ان کا مطالعہ کیا جائے۔

جواب: بانگِ درا میں شامل بلالؓ کے عنوان سے دو نظمیں درج ذیل ہیں، طلبہ انھیں یاد کرلیں۔

www.downloadclassnotes.com

بلالؓ

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا
ہوئی اسی سے ترے غم کدے کی آبادی تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی
وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کے لیے کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لیے

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

نظر تھی صورتِ سلمانؓ ادا شناس تری شرابِ دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
تجھے نظارے کا مثلِ کلیمؑ سودا تھا اویسؓ طاقتِ دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا تیرے لیے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا
تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرتِ دید خنک دلے کہ تپید و دمے نیا سائید
گری وہ برق تری جانِ ناشکیبا پر کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دستِ موسیٰ پر

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دلِ تو زدند
چہ برقِ جلوہ بخاشاکِ حاصلِ تو زدند

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا
خوشا وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا

بلالؓ

لکھا ہے ایک مغربی حق شناس نے اہل قلم میں جس کا بہت احترام تھا
جولانگہِ سکندرِ رومی تھا ایشیا! گردوں سے بھی بلند تر اس کا مقام تھا
تاریخ کہہ رہی ہے کہ رومی کے سامنے دعویٰ کیا جو پورس و دارا نے خام تھا

www.downloadclassnotes.com

دُنیا کے اس شہنشہِ انجم سپاہ کو حیرت سے دیکھتا فلکِ نیل فام تھا
آج ایشیا میں اس کو کوئی جانتا نہیں
تاریخ دان بھی اسے پہچانتا نہیں
لیکن بلالؓ، وہ حبشی زادۂ حقیر فطرت تھی جس کی نورِ نبوت سے مستنیر
جس کا امیں ازل سے ہوا سینۂ بلالؓ محکوم اس صدا کے ہیں شاہنشہ و فقیر
ہوتا ہے جس سے اسود و احمر میں اختلاط کرتی ہے جو غریب کو ہم پہلوئے امیر
ہے تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز صدیوں سے سن رہا ہے جسے گوشِ چرخِ پیر
اقبال کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے؟
رومی فنا ہوا، حبشی کو دوام ہے

2- چند طلبہ اس نظم کو مل کر خوش الحانی سے پڑھیں۔

جواب: طلبہ اپنی اپنی جماعت میں اس نظم کو خوش الحانی سے مل کر پڑھیں۔

3- نظم پڑھنے کے بعد اپنے تاثرات کاپیوں پر قلم بند کریں۔

جواب: یوں تو علامہ اقبالؒ کی ساری شاعری ہی بہت عمدہ ہے مگر انھوں نے جذباتی انداز میں جو واقعات قلم بند کیے ہیں ان کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔
میں نے نظم فاطمہ بنت عبداللہ پڑھی اور بے اختیار میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وطن سے محبت کا جذبہ جس طرح ایک معصوم سی بچی کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، کاش ہمارے ملک کے سب نوجوانوں کے دل بھی اسی جذبے سے سرشار ہو جائیں اور ہم اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر لیں۔

اساتذہ کرام کے لیے

1- طلبہ کو علامہ محمد اقبالؒ کی طویل نظموں "شکوہ" اور "جواب شکوہ" کے بارے میں بتائیں۔

جواب: علامہ اقبالؒ نے برصغیر کے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگانے اور ان کو ان

کے صحیح مقام سے آشنا کروانے کے لیے دو طویل نظمیں لکھیں جو انھوں نے انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں پڑھیں۔ پہلی نظم کا نام ''شکوہ'' ہے۔ اس نظم میں علامہ اقبالؒ اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے اللہ! تو مسلمانوں کی طرف سے غافل ہو گیا ہے۔ مسلمانوں پر انعام واکرام نہیں کرتا اس کی بجائے کافروں اور دوسرے لوگوں پر تیرے انعامات بہت زیادہ ہیں حالانکہ ہم تیری زیادہ عبادت کرتے ہیں۔ جب علامہ اقبالؒ نے اپنی نظم شکوہ پیش کی تو بہت سے لوگ ان کے مخالف ہو گئے۔ پھر علامہ اقبالؒ نے اپنی نظم شکوہ کے جواب میں ''جواب شکوہ'' لکھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے اس شکوے کا جواب تھا۔ اس میں علامہ اقبالؒ نے لکھا کہ ہم اپنی اصل کو بھول چکے ہیں۔ مذہب سے بے گانہ ہو چکے ہیں۔ فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔ قرآنی تعلیمات کو یکسر فراموش کر چکے ہیں۔ آج بھی اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیں اور نبی پاک ﷺ کی محبت کو اپنے دل میں بسا لیں تو ساری دُنیا کو سرنگوں کر سکتے ہیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

-2 طلبہ پر ملت اور قوم کا فرق واضح کریں۔

جواب: **قوم:** قوم سے مراد کسی علاقے یا خطے میں افراد کا وہ مخصوص گروہ ہے جو ایک ہی نسل سے متعلق ہو، جس میں تہذیبی، تاریخی اور لسانی روایات مشترک ہوں۔ اہلِ مغرب نے قوم کی تعریف یہ کی ہے کہ قوم سے مراد کسی آدمی کے حامی، طرف دار اور رشتے دار ہیں۔

ملت: مسلمان من حیث القوم آپس میں ایک ڈوری سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس ڈوری کی بنیاد کلمہ طیبہ ہے۔ مسلمان کسی بھی علاقے میں رہتا ہو، کسی

www.downloadclassnotes.com

بھی نسل سے تعلق رکھتا ہو یا کوئی سی بھی زبان بولتا ہو، وہ مسلم اُمہ کا ایک فرد ہے۔ اسی کو ملت کہتے ہیں۔ مسلمان ملّت جغرافیائی حدود کی قید سے آزاد ہے۔

3۔ کسی خوش آواز طالب علم سے "خودی کا سرِ نہاں ــــــ" پڑھوائیں۔

جواب: جماعت کا کوئی خوش آواز بچہ یہ نظم پڑھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خودی کا سرِ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خودی ہے تیغ فساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں، نہ مکاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

www.downloadclassnotes.com

4- طلبہ کو خلافت عثمانیہ، جنگِ طرابلس اور جنگِ بلقان کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

جواب: **خلافت عثمانیہ:** خلافت عثمانیہ 1299ء سے 1922ء تک قائم رہنے والی ایک مسلم سلطنت تھی جس کے حکمران ترک تھے۔ سولھویں اور سترھویں صدی عیسوی میں ان پر بھرپور عروج تھا۔ اپنے عروج کے زمانے میں ان کی سلطنت تین براعظموں میں پھیلی ہوئی تھی۔ جنوب میں مشرقی یورپ، مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کا بیشتر حصہ اس کے زیرِ نگیں تھا۔ اس عظیم سلطنت کی سرحدیں مغرب میں آبنائے جبرالٹر، مشرق میں بحیرہ قزوین اور خلیج فارس اور شمال میں آسٹریا کی سرحدیں سلوواکیہ اور کریمیہ (موجودہ یوکرائن) سے جنوب میں سوڈان، صومالیہ اور یمن تک پھیلی ہوئی تھیں۔ مالدووا، ٹرانسلوانیا اور ولاچیا کے باج گزار علاقوں کے علاوہ اس کے 29 صوبے تھے۔

جنگِ طرابلس: جنگِ طرابلس اصل میں اٹلی اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان جنگ تھی۔ سلطنت عثمانیہ آج کل ترکی کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں ترکی نے شکست مان کر طرابلس اور دوسرے صوبے جنھیں آج لیبیا کہا جاتا ہے، اٹلی کے حوالے کر دیے تھے لیکن لیبیا کے باشندوں کو غلامی پسند نہ تھی۔ وہاں کے مقامی مجاہدین غیرملکی قبضے کے خلاف بھرپور جدوجہد کر رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کا علاقہ اٹلی کے تسلط سے آزاد ہو جائے۔ انھوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کا جذبۂ جہاد آہستہ آہستہ کمزور پڑتا جا رہا تھا کہ ایسے میں ایک چودہ سالہ معصوم عرب لڑکی فاطمہ بنت عبداللہ اس جنگ میں مجاہدین کو اپنے مشکیزے سے پانی پلاتے ہوئے شہید ہو گئی۔ اس کی شہادت نے راکھ میں دبی ہوئی چنگاری کا کام کیا اور مسلمان دوبارہ جذبۂ جہاد سے سرشار ہو گئے۔

جنگِ بلقان: ترکی کے انقلاب کے دوران میں سلطنت عثمانیہ کی داخلی صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے 1908ء میں آسٹریا ہنگری نے مقبوضہ بوسینیا اور ہرزگوینیا کا باضابطہ الحاق کر دیا۔ آسٹریا ہنگری نے 1877ء کی روس ترک جنگ اور برلن کانگریس 1878ء کے بعد اس پر قبضہ کیا تھا۔ اطالیہ ترک جنگوں کے دوران میں سربیا، ماؤنٹی نیگرو، یونان اور بلغاریہ پر مشتمل بلقان لیگ نے سلطنت عثمانیہ کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا جس کے نتیجے میں سلطنت عثمانیہ کو 1912,1913ء میں بلقان کی جنگ کا سامنا کرنا پڑا اور اسے جزیرہ نما بلقان کے کئی علاقوں سے ہاتھ دھونا پڑے۔ لیبیا اور جزیرہ نما بلقان میں جنگیں اتحاد و ترقی کا پہلا بڑا امتحان تھیں۔ اطالیہ ترک جنگوں میں سلطنت عثمانیہ کو لیبیا سے بھی ہاتھ دھونا پڑے۔ یہ پہلی جنگ تھی جس میں دنیا میں پہلی بار میدانِ جنگ میں ہوائی جہازوں کا استعمال بھی کیا گیا۔

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں:

(الف) فاطمہ بنت عبداللہ شہید ہوئی:

(i) بلقان کی جنگ میں (ii) طرابلس کی جنگ میں
(iii) جنگِ عظیم اوّل میں (iv) جنگِ عظیم دوم میں

(ب) فاطمہ نے جہاد کیا:

(i) نیزے کے ساتھ (ii) تلوار کے ساتھ
(iii) ڈھال کے ساتھ (iv) بغیر تلوار اور ڈھال کے

(ج) اپنے صحرا میں ابھی بہت سے پوشیدہ ہیں:

(i) اونٹ (ii) گھوڑے
(iii) شیر (iv) آہو

(د) برسے ہوئے بادل میں خوابیدہ ہیں:

(i) بجلیاں (ii) فضائیں

(iii) ہوائیں (iv) گھٹائیں

(ہ) اپنے نالۂ ماتم میں شامل ہے:

(i) خونِ جگر (ii) نغمۂ عشرت

(iii) حزن و ملال (iv) سوگواری

(و) کوئی ہنگامہ چھپا ہوا ہے:

(i) آسمانوں میں (ii) ستاروں میں

(iii) تربتِ خاموش میں (iv) زندگی کی ہلچل میں

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(ii)	(ب)	(iv)	(ج)	(iv)	(د)	(i)
(ہ)	(ii)	(و)	(iii)				

www.downloadclassnotes.com